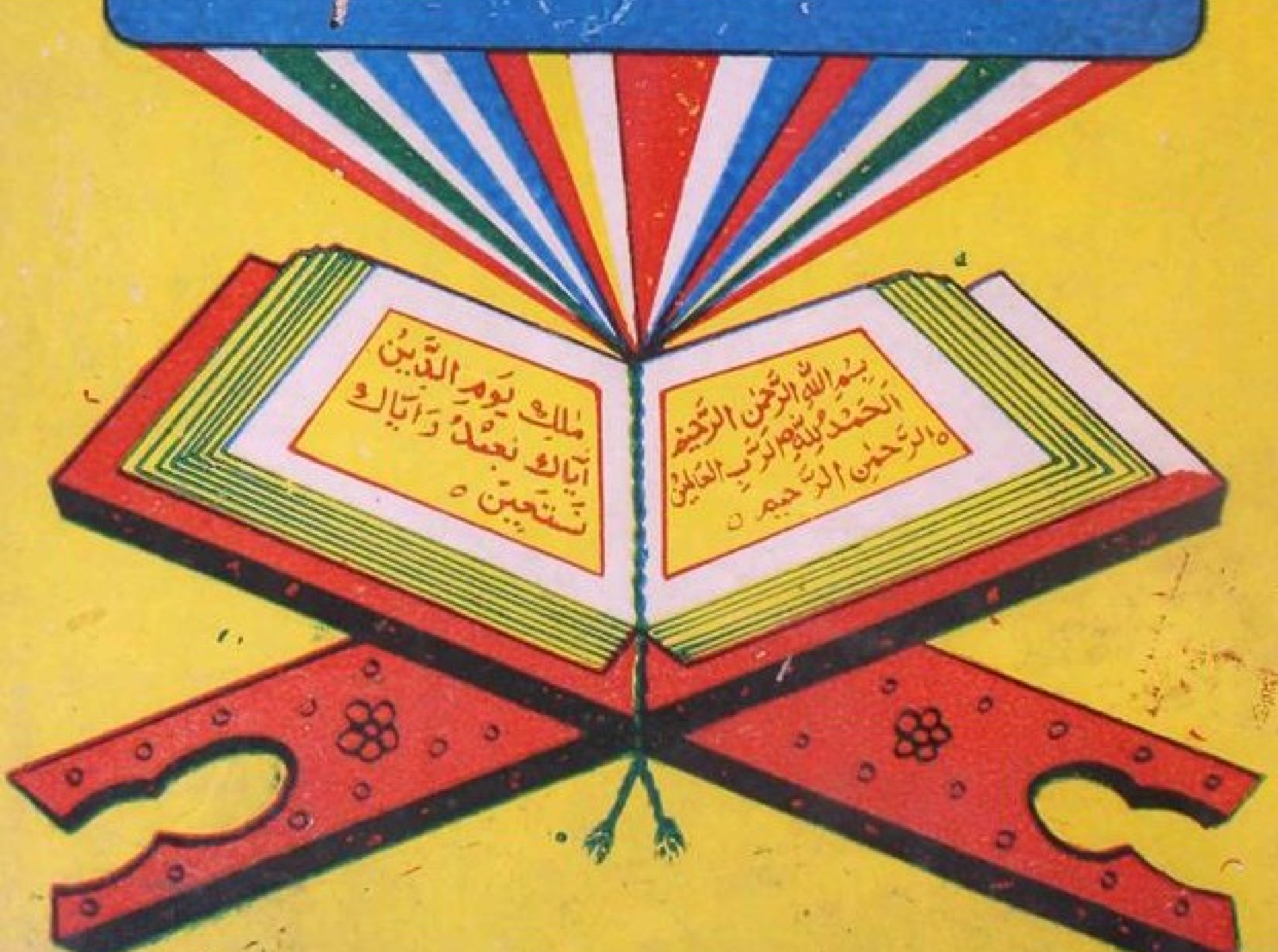
آداب تلاوت

قرآن وحدیث کی روشنی میں



آدابِ تلاوت

قرآن و حدیث کی روشنی میں

مرتبہ

زین العابدین منصوری

سید عبدالرزاق قادری ایڈیٹر راہِ عمل

سید نعمان غنی دیوروی

شائع کردہ

دانش بکڈپو ٹانڈہ ضلع فیض آباد

سنہ ۱۹۹۳ء ـــــــــــ قیمت RS 07.00

نام کتاب — آداب تلاوت، قرآن و حدیث کی روشنی میں

کتابت — تنویر احمد ٹانڈوی

مطبع — نشاط آفیسٹ پریس ٹانڈہ

قیمت — ٦/٠٠

شائع کردہ — دانش بک ڈپو ٹانڈہ

- سیلاب کا جھاگ

زین العابدین منصوری

- قرآن پاک کی تلاوت اور ہم عوام

سید عبد الرزاق قادری

- قرآن کریم پڑھیے سمجھیے اور عمل کیجیے

سید نعمان غنی دیوروی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیلاب کا جھاگ

زین العابدین منصوری

"سب سے پہلے میں اپنا تعارف کرا دوں، کہ آپ میرا نام تو جانتے ہیں لیکن مجھے نہیں جانتے۔ میں ایک آسمانی صحیفہ، خدائی کلام، الہامی کتاب ہوں۔ الہامی کتابیں اور بھی نازل ہوئیں لیکن میں سب میں ممتاز ہوں۔ سبھوں کے اصل چہرے مسخ ہو گئے لیکن میں آج بھی زمین پر چودہ سو برس کی عمر گزار دینے کے بعد بھی مثلِ روزِ اوّل ہنوز تازہ ہوں۔ آپ کے خالق، آپ کے رب نے مجھے آپ ہی کے لئے تازہ رکھا ہے۔ میرا یہ اعجاز آپ کے لئے، آپ ہی کی خاطر ہے۔

دنیا میں کروڑوں اربوں کتابیں لکھی پڑھی گئیں اور بدستور لکھی پڑھی جا رہی ہیں لیکن زمین و آسمان، شاہد ہیں کہ آج تک کوئی کتاب میرے جیسا مقام نہ پا سکی، کہ میں ایک کتاب ہی نہیں انسان کا قلمی و ادبی شہ پارہ نہیں..... میں ربِّ کائنات، اور خالق ارض و سماوات کا کلام ہوں۔

پہاڑوں کی غیر معمولی جسامت، حجم، سختی اور مضبوطی، میری متحمل نہ ہو سکتی تھی، کر اگر جیسا کہ آپ کے رب نے کہا، مجھے پہاڑوں پر نازل کر دیا جاتا تو وہ اپنے خالق کی خشیت سے ریزہ ریزہ ہو جاتے لیکن میں آپ پر نازل ہوا۔ یہ ہے میرے آپ سے تعلق کی کیفیت یہ الگ بات ہے کہ آپ مجھے پڑھتے ہیں، پڑھتے ہی رہتے ہیں لیکن غالباً اسی پڑھنے کا تعلق آپ کے شعور، فہم اور ادراک سے نہیں ہوتا اسی لئے خشیت الٰہی سے آپ کا لرزہ براندام ہونا تو در کنار، آپ کے جسم کا ایک ننھا سا رونگٹا تک کھڑا نہیں ہوتا۔ میں اللہ کے رسولؐ پر جب نازل ہوتا تھا تو آپؐ پسینہ پسینہ ہو جاتے تھے، چہرۂ انور متغیر ہو جاتا تھا۔ کبھی کبھی میرے بھاری پن سے آپ کا وزن اس قدر بڑھ جاتا تھا کہ اس کا دباؤ اونٹنی کے لئے

برداشت کرنا مشکل ہو جاتا تھا جس پر سوار آپ سفر کر رہے ہوتے تھے۔ یہ الگ بات ہے کہ آج آپ مجھے ترنم کے ساتھ مخصوص۔ لے اور روح پرور دُھن کے ساتھ پڑھتے اور سنتے ہیں تو جھومتے ہیں۔ جھومتے ہی جاتے ہیں!

مجھے بھیجا گیا تھا کہ آپ کو جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر علم و عرفان، عقل و دانش اور ہوش و خرد کی روشنیوں میں پہنچا دوں لیکن یہ میری بد قسمتی ہے۔ نہیں ــ بلکہ آپ کی بد قسمتی، کہ آپ نے مجھے لپیٹ کر یوں رکھ دیا کہ میرے اندر سے پھوٹنے والی نور کی شعاعیں جزدان کے چکنے چمکیلے کپڑوں کے اندر ہی محبوس ہو کر پڑی رہیں... اور اس روشنی کے بدلے میں آپ نے اپنے لئے جہل کی تاریکیاں پسند کر لیں!

میں نازل کیا گیا تھا آپ کو زندگی کی حلاوت عطا کروں لیکن آپ نے مجھے اس دن کے لئے رکھ چھوڑا جب آپ "میت" سے ہم آغوش ہو جائیں پھر مجھے "آپ پر" پڑھا جائے۔

میں آیا تھا کہ سفرِ حیات کے دشوار گزار راستوں، پُر پیچ پگڈنڈیوں اور ابتلا و مصائب کی پتھریلی شاہراہوں پر آپ کا ہم سفر و رفیق آپ کا رہنما و رہبر بنوں لیکن آپ اس سفر میں دوسروں کو لے کر آگے بڑھ گئے اور میری آیات کو برکت کے لئے دوکان میں لٹکنے کے لئے چھوڑ گئے۔ سفر میں تھک گئے تو خانے دار نقش کے اندر، گنتیوں اور شماروں میں مجھے ڈھال کر تعویز بنائے اور گلے میں لٹکا لیا۔ میری آیات کے خوبصورت طغرے، کلنڈر اسٹکرس بنائے اور دفتروں، رہائش گاہوں، تجارت کدوں کو سجا لیا اور ہتانِ وقت نے ستایا تو افاقہ کے لئے میری تعویزیں گھول گھول کر پیتے رہے۔

میں آپ کا مربی بن کر آیا تھا کہ آپ کی تربیت کروں زمین پر عدل و انصاف قائم کرنے کے لئے۔ آپ نے مجھے الماریوں اور طاقوں میں سجا دیا اور تربیت حاصل کرنے کے لئے شیطان کے قدموں میں جا گرے۔ زمین پر ظلم و ستم کا وحشیانہ رقص ہو رہا ہے اور آپ مجھے اپنی الماریوں سے نکال کر چوم لیتے ہیں۔ آنکھوں سے لگا لیتے ہیں سینے سے چمٹا لیتے ہیں اور پھر وہیں رکھ دیتے ہیں۔

آپ کے نوجوانوں کے اندر مچلتی ہوئی امنگوں، چھلکتی ہوئی توانائیوں، انگڑائی لیتی

ہوئی صلاحیتوں اور اُمڈتی ہوئی تمناؤں کو معنویت و صالحیت کے خوش گوار رنگ میں رنگ دینے کے لئے اور ان تعمیری سمتوں میں موڑ دینے کے لئے جہاں سے وہ بھٹکی ہوئی انسانیت کو منزل کی سیدھی راہ پر لے آسکیں، میرے اندر ہدایت و رہنمائی کے خزانے بھرے ہوئے ہیں، یہی خزانے لٹانے کے لئے میں آیا تھا لیکن آپ نے طاقت و توانائی کے سرچشموں اور جوش و ولولہ کے امینوں کے ہاتھ سے مجھے چھین کر انھیں ٹی وی، وی سی آر اور کیسٹ پلیئر تھما دیا۔ انھیں فلموں، ڈراموں اور ناچ رنگ میں مست کردیا، انھیں کرکٹ کمنٹری، شطرنج، کیرم اور تاش کے کھلونے دے دیئے۔ نغمہ و موسیقی، غزل و قوالی اور گیتوں و گانوں میں غرق کردیا۔ جنھیں حق و باطل کی رزم گاہ میں اپنی ٹھوکروں سے باطل کو منہ کے بل گرا کر زیر خاک پہنچا دینا تھا آپ نے انھیں طبلے کی تھاپ پر، پائلوں کی جھنکار پر تاک دھنا دھن کی ٹھمکار پر اور ڈسکو میوزک کے ارتعاش پر مچلنا سکھا دیا۔ انھیں اچھل کود، ہلڑ بازی اور تخریب و ہنگامہ پروری کے راستوں پر ڈال دیا۔ اس کے بعد یا تو آپ ان کی بے راہ روی، آوارہ گردی اور بدکرداری کا رونا، رونے بیٹھ جاتے ہیں، یا انکے "موڈرنزم" اور "جدیدیت" پر فخر کرتے کرتے آپ کی چھاتی چوڑی ہو جاتی ہے۔ یہ کیسی حیرت انگیز اور کرب ناک کیفیت ہے کہ مجھ سے محبت اور لگاؤ کا دم بھی آپ ہی بھرتے ہیں اور مجھ سے بیزاری و بغاوت کا ریکارڈ بھی آپ ہی قائم کرتے ہیں!!

میں آیا تھا کہ آپ مساجد میں مجھے پڑھنے پڑھانے کی مجلسیں قائم کریں، میرا درس دیں، اور سنیں، آپ نے مجھے مسجد کے کونوں اور کھدروں میں ڈال دیا اور حکایات و قصے کہانیوں کی کتاب لے کر اسی کا درس دینے اور لینے لگے بجائے اس کے کہ منبر پر اور محرابوں کے نیچے میری تشریح ہوتی میری آیات میں اجتماعی غور و فکر، ان کا اجتماعی مطالعہ ہوتا۔ مجھ میں پوشیدہ عظیم حکمتوں اور ہدایتوں کو کھول کھول کر عوام الناس کے سامنے بیان کیا جاتا آپ انسانی تصانیف اور داستانوں کی تشریح و تعلیم میں مگن ہو کر رہ گئے بجائے اس کے کہ مسجدیں میری تلاوت سے گونجتیں، غیر مستند "حکایات بزرگان" سے آپ نے مسجدیں معمور کردیں۔

میں آپ کا حقیقی خیر خواہ بن کر آیا تھا لیکن آپ کو باوجود مجھ سے محبت کے میری خیر خواہی پر یقین نہیں آتا۔ میں آپ سے کہتا رہا کہ اپنی بہنوں، بیٹیوں، بیویوں کو پردہ میں رکھیئے، کہ اسی میں آپ کی بھلائی مضمر ہے۔ لیکن آپ اسے جھوٹ سمجھتے رہے۔ آپ کو یقین ہے کہ بے پردگی میں ہی آپ کی ترقیوں اور کامیابیوں کا راز ہے۔ میں نے کہا کہ آپکی مستورات کا اپنے جسم کے زیب و زینت کے مقامات کی نمائش کرنا جاہلیت کا طور طریقہ ہے۔ آپ کا عقیدہ ہے کہ میں جھوٹ بولتا ہوں ورنہ زنانہ جسم کی بھرپور نمائش ہی علم و تہذیب کی دلیل ہے۔ آپ کی مستورات جس قدر عریاں ہوں گی آپ اسی قدر مہذب کہلائیں گے۔

میں نے آپ سے کہا کہ مدد حاصل کیجئے صبر سے اور نماز سے، آپ کا خیال ہے کہ صبر اور نماز بھلا ہماری کیا مدد کر سکتے ہیں۔ میرا سینہ جہاد کی آیات سے بھرا پڑا ہے آپنے جہاد کی وہ تعبیر کر لی جو "خیر و عافیت" کی ضامن ہو۔ میں اسلام اور کفر کی جنگ کے لئے آپ میں حوصلہ اور قوت بازو پیدا کرنے کے لئے آیا تھا، آپ نے کفر سے سمجھوتہ اور ایڈجسٹمنٹ کی ٹھنڈی ٹھنڈی راہوں کو اپنے لئے پسند کر لیا اور کمزور، بزدل، خائف ہو کر بیٹھ رہے۔

میں آپ سے کہتا رہا، یاد دلاتا رہا کہ عظمت و بڑائی کا معیار صرف تقویٰ ہے آپ کا یقین ہے کہ میں غلط کہتا ہوں عظمت و بڑائی کا معیار تو دولت و ثروت، شان و شوکت اور عہدہ و منصب ہوا کرتے ہیں۔ میں آپ کو بتاتا رہا آپ کے اعمال کا روزنامچہ کراماً کاتبین بھر رہے ہیں (وہی آپکو) میدان حشر میں دائیں بائیں ہاتھ میں دیدیا جائیگا) آپ بضد ہیں کہ "نہیں، ہمارے نامۂ اعمال ہمارے "بزرگ" بھرتے ہیں، وہ اللہ کے سامنے ہماری مغفرت کے لئے مچل جائیں گے اور جنت کے جو محلات انھوں نے ابھی سے ہمارے لئے ریزرو کرا دیئے ہیں ان میں ہمیں پہنچا کر ہی بارگاہِ الٰہی سے ہٹیں گے۔

میں بار بار آپ کو یاد دلاتا رہا کہ:

- کیا (آپ) لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ محض اتنا کہنے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ "ہم ایمان لائے" اور (آپ کو) آزمایا نہ جائے گا؟ حالانکہ اللہ ان سب

لوگوں کی آزمائش کر چکا ہے جو (آپ سے) پہلے گذر چکے ہیں۔ اللہ کو تو یہ ضرور دیکھنا ہے کہ کون سچے ہیں اور کون جھوٹے۔

(۲۹ : ۲-۳)

- کیا آپ نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ آپ جنت میں یوں ہی داخل کر دیئے جائیں گے حالانکہ آپ پر ابھی وہ حالات نہیں گزرے جو آپ سے پیش رو اہل ایمان پر گذر چکے ہیں۔ ان پر سختیاں اور تکلیفیں آئیں اور وہ ہلا مارے گئے یہاں تک کہ رسول اور ان کے ساتھی پکار اُٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی۔

(۲ : ۲۱۴)

- کیا آپ نے سمجھ رکھا ہے کہ جنت میں آپ داخل ہو جائیں حالانکہ اللہ نے ابھی یہ تو دیکھا ہی نہیں کہ آپ میں سے جہاد میں لڑنے والے اور پامردی دکھانے والے کون ہیں۔

(۳ : ۱۴۲)

- اللہ آپ کو ضرور آزمائش میں ڈالے گا تاکہ وہ آپ کے حالات کی جانچ کرے اور دیکھے کہ آپ لوگوں میں مجاہد اور ثابت قدم کون ہے۔

(۴۷ : ۳۱)

- کیا آپ لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ یوں ہی چھوڑ دیئے جائیں گے حالانکہ ابھی اللہ نے تو دیکھا ہی نہیں کہ آپ میں سے کون وہ لوگ ہیں جنھوں نے (اس کی راہ میں) جاں نشانی کی۔

(۹ : ۱۶)

- آپ لوگوں کو مال اور جان دونوں کی آزمائشیں آکر رہیں گی۔

(۳ : ۱۸۶)

میں اللہ کی تاکیدیں اور تنبیہیں آپ تک پہنچاتا رہا کہ جنت آسان نہیں ہے۔ پھر بھی

آپ ان ہی خوش خیالیوں میں جھومتے رہے کہ صرف کلمہ پڑھ لینے اور سال میں چار بار کی نمازیں آپ کو زمین سے اٹھائیں گے اور سیدھے جنّت کے باغات اور سونے چاندی کے محلات میں پہنچا دیں گے۔

جب قول و قسم کی بات آئے تو آپ مجھے ہاتھوں میں اٹھا لیتے ہیں، جب جنگ آپ کی کمر توڑنے لگے مجھے نیزوں پر ٹانگ لیتے ہیں، باہم تکرار میں سر پھٹول کا خدشہ ہو جائے، مجھے درمیان میں لے آتے ہیں لیکن جب ہدایت اور رہنمائی کی ضرورت ہو آپ کو یاد بھی نہیں رہ جاتا کہ میرا بھی زمین پر کوئی وجود ہے۔

میں انتہائی درد مندی کے ساتھ آپ سے کہتا رہا کہ تفرقہ بازی مت کیجئے ورنہ آپ کی ہوا اکھڑ جائے گی۔ آپ نے میری اس التجا کو ٹھکرا کر تفرقہ بازی کو اپنا دینی و ملی شعار بنا لیا ہے۔ پھر بھی آپ کو دعویٰ ہے کہ آپ مجھے اپنا خیر خواہ سمجھتے ہیں۔ آہ! اس دعوے کا ایسا بھیانک مظاہرہ!

آپ مجھے بہت چاہتے ہیں...... برحق! اسی لئے جب کہیں مسجد میں میرا درس ہو رہا ہو تو آپ کے بیٹھ پھیر کر چل دینے سے میں غم میں نڈھال ہو جاتا ہوں جن مسجدوں سے آپ نے درس دینے والوں کو نکالا ہے، بھگایا ہے وہاں میں بہت رویا ہوں۔ جن مساجد میں آپ نے میرا درس دینے والوں کو مارا ہے، گالیاں دی ہیں۔ وہاں روتے روتے میرے آنسوؤں سے فرش بھیگ گئے ہیں۔ میرے لئے آپ کی چاہت کا یہ اندازہ! یا حسرتا۔

میرے حقیقی چاہنے والوں نے میرے لئے عمریں گذار دیں، زندگیاں وقف کر دیں، میرے ترجمے آپ کی مادری زبان میں کر دیئے، میری ضخیم تفسیریں لکھ کر آپ کے لئے میرا فہم آسان کر دیا۔ آپ کہتے ہیں کہ قرآن سمجھنا ہمارا کام نہیں صرف "علماء" کا کام ہے آپ کے خالق، رب، مالک نے کہا "میں نے قرآن کو آسان کر دیا، بس ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟ آپ نے جواب دیا" قرآن بہت مشکل ہے اسے سمجھنے کی کوشش کرنے سے نصیحت یاب ہونے کے بجائے گمراہ ہو جانے کا اندیشہ ہے اُف! یہ آپ نے کیسی بات کہہ دی جو زمین و آسمان کے درمیان کہیں نہ سما سکے!

آپ کے پاس وقت ہے اخبارات پڑھنے کا، رسائل پڑھنے کا، میگزین ناول، افسانے پڑھنے کا، دینوی علوم کی کتابیں پڑھنے میں وقت گذار دینے کا لیکن مجھے پڑھنے ۔ سمجھ کر پڑھنے ۔ کے لئے آپ کے پاس وقت کہاں؟ آپ مصروف ہیں، بزی ہیں، اپنی تجارت میں، ملازمت میں، سیاحت میں اور احباب کے ساتھ غپ شپ کی محفلیں جمانے میں۔

جب شروع میں مَیں نے آپ سے کہا تھا کہ آپ نے میرا نام سنا ہے لیکن مجھے جانتے نہیں تو آپ کو عجب سا لگا ہو گا۔ لیکن اب بتایئے! کیا یہ درست نہیں ہے کہ آپ مجھے جانتے نہیں کہ:

- میں کون ہوں؟ • میرا مقام و مرتبہ کیا ہے؟ • میرا مقصد نزول کیا ہے؟
- میرا آپ کی زندگی سے تعلق کیا ہے؟ • میرے آپ سے تقاضے کیا ہیں
- میرا آپ سے رشتہ کیا ہے؟

اور اس سب کی وجہ سے میرا آپ پر حق کیا ہے؟

آپ نہیں جانتے کہ میرا حق ادا نہ کرنے ہی کی وجہ سے آپ ایک ارب (یعنی ایک سو کروڑ) کی تعداد میں ہو کر بھی تنکوں کی طرح بے وزن، سیلاب کی جھاگ کی طرح ہلکے ہو گئے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن مجید کی تلاوت اور ہم

سید عبدالرزاق قادری ایڈیٹر راہِ عمل دہلی

آج سائینس وٹکنالوجی کی ترقی اپنے نقطۂ عروج پر ہے۔ مگر اس کے باوجود انسان کو یہ احساس ہوتا جارہا ہے کہ اسلام کے سوا موجودہ تمام نظریات اور مکاتب فکر ناکارہ اور انسان کی رہبری کرنے میں ناکام ثابت ہورہے ہیں۔ اور یہ بات ساری دنیا پر ظاہر ہوتی جارہی ہے۔ کہ اسلام ہی بنی نوع انسان کی نجات اور کامیابی کا واحد راستہ ہے۔ دوسری جانب استحصالی اور استعماری طاقتیں بزدلانہ طور پر غریبوں کا خون چوس رہی ہیں۔ اور کوشش میں لگی ہوئی ہیں۔ کہ انصاف اقوام اور ہر اسلامی تحریک کو کچلا جائے۔ اور حق کے لئے اٹھنے والی آوازوں کو دبا دیا جائے۔ وہ چاہتے ہیں انسانی حقوق و مطالبات کا گلا گھونٹ دیا جائے۔ ہم جانتے ہیں کہ انسانی استحصالی کی دو صورتیں ہوتی ہیں ایک جسمانی اور ایک ذہنی۔ اور یہ بھی انسانی فطرت ہی ہے۔ کہ وہ یہ جانے بغیر کہ وہ کیا چاہتا ہے اور برا اور بھلا کیا ہے۔ بہت سی غلطیوں کا مرتکب ہوجاتا ہے۔ اور نقصان اٹھاتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ فرض ہوجاتا ہے کہ ہم انسانی استحصال اور فساد کو روکنے کی کوشش کریں اور ظلم و ناانصافی کے خلاف متحد ہوکر آواز اٹھائیں قرآن کو صرف مقدس کتاب سمجھ کر غلافوں میں سجاکر تبرک کے طور پر گھروں کے طاقوں اور محرابوں میں سجاکر اس طرح نہ رکھیں کہ ان پر گرد غبار جم جائے بلکہ قرآن کو سمجھ کر پڑھیں عقل و فہم سے کام لیں اور اس کے احکام و ہدایت پر عمل کریں اس طرح اسلام کے صحیح راستہ پر چل سکتے ہیں اور اسلام کے مقدس اور عظیم منزل پر پہنچ سکتے ہیں جو انسانی زندگی کی کامیابی اور فلاح کا مقام ہے۔ حق کے راستہ پر چلنا بڑا ہی کٹھن کام ہے اور مسلمانوں کو صراط مستقیم پر چلنے کے لئے اپنے کاندھوں پر بہت بھاری ذمہ داری کا بوجھ اٹھانا ہی پڑے گا۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم کس طرح اپنے مقصد میں کامیاب ہوسکتے ہیں؟ تاریخ گواہ ہے

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے جس طرح قرآن پر عمل کرکے کامیابی حاصل کی ہے اسی طرح آج بھی ہم قرآن پر عمل کرکے سربلند ہو سکتے ہیں۔ لفظ قرآن کے معنی پڑھنا یا پڑھی جانے والی کتاب کے ہیں۔ اصل میں یہ لفظ فعلان کے وزن پر مصدر ہے۔ یعنی ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔ قرآن کریم کا نام بھی قرآن اسی لئے ہے کہ اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا جاتا ہے۔ اور اس کا نزول بھی تدریجاً ہوا ہے۔ پس یہ مصدر بمعنی مفعول ہے نیز قرآن کے معنی جمع کرنا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ ملانا بھی ہے۔ چونکہ اس مقدس کتاب میں تمام ضروری علوم جمع ہیں۔ نیز تمام آسمانی کتابوں کے اصول ثابتہ اس میں ضرور محفوظ کر دیئے گئے ہیں اس لئے اس کا نام قرآن ہوا اور اسے اپنے رب کے نام سے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ترجمہ: اے محمد اپنے پروردگار کے نام سے پڑھو جس نے عالم کو پیدا کیا اور جس نے انسان کی پھٹکی سے بنایا پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جن کا اس کو علم نہ تھا۔ یہ قرآن کی سب سے پہلی سورۃ ہے۔ جو غار حرا میں نازل ہوئی۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن ایک پڑھی جانے والی کتاب ہے صرف عربی الفاظ کو دہرانے کا نام نہیں بلکہ ان عربی الفاظ کے اندر جو علمی خزانے پوشیدہ ہیں انھیں حاصل کرنا عقل فہم سے کام لینا اور اس میں غور و فکر کرنا اور اس کی بتائی ہوئی راہ پر چلنا اس کے احکام و ہدایات پر عمل کرنا اس کی مکمّل پیروی کا نام ہے۔ قرآن ایک عمل کا پیغام ہے وہ آپ کی صفوں میں جو انتشار و افتراق ہے۔ دور کرتا ہے آپ کو متحد و منظم کرتا ہے اور ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بناتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ سامراجی اور استعماری طاقتوں نے اور اسلام کے بدترین دشمن صہیونیوں نے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ مسلمانوں کو قرآن کے معنی و مفہوم سے الگ رکھا جائے تاکہ وہ متحد و منظم نہ ہو سکیں اور وہ منتشر و پراگندہ ہی رہیں اور ان کے اس انتشار و پراگندگی سے خوب فائدہ اٹھایا جائے اور انھیں آپس ہی میں لڑوا کر ان کی ہوا اکھیڑ دی جائے اس کیلئے انھوں نے بہت سے علماء کو خریدا تاکہ مسلمان کو قرآن سمجھ کر پڑھنے اور اس پر عمل کرنے سے محروم ہی رکھا جائے۔ اس کے لئے بیرونی طاقتوں نے مختلف قسم کے طریقے اور ذرائع استعمال

کئے اور مسلمانوں کو قرآن کی اسپرٹ سے دور رکھا اور قرآن مسلمانوں کے قریب ہوتے ہوئے بھی ان کے گھروں میں موجود ہونے کے باوجود بھی ان سے دور دور رہا اور محض تلاوت کی برکت بن کر رہ گیا۔ ان کی اس علمی بے مائیگی کی طرف حدیث ذیل کے الفاظ میں اشارہ کیا گیا ہے۔

"وہ قرآن تو بہت تلاوت کریں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ صرف ان کی زبانوں پر ہوگا۔ ان کے قلوب میں علم وفہم کا کوئی ذرہ تک نہ ہوگا"

رمضان المبارک کا چاند نظر آتے ہی مساجد میں قرآن شریف سنایا جاتا ہے۔ اور مسلمانوں کی اچھی خاصی تعداد سنتی ہے۔ ان میں تو اکثر ایسے ہوں گے جنھوں نے ایک ایک قرآن تین تین بار اور چار چار قرآن کو سنا ہوگا' ان میں بیشتر تعداد ان لوگوں کی ہوگی۔ جو کم وبیش ۲۰, ۲۵ سال سے مسلسل رمضان المبارک میں قرآن مجید سنتے رہے ہیں۔ لیکن کبھی کسی نے اس پر بھی غور کیا کہ اسلام کی حقیقت اور قرآنی تعلیم سے سب سے زیادہ بے گانہ اور ناآشنا لوگ کون ہیں؟ وہی حافظ جن کی عمر بھر کی کمائی قرآن اور صرف حفظ قرآن ہے۔ اس کے بعد وہ لوگ ہیں جو عمر بھر قرآن شریف سنتے رہے، مگر کوئی تبدیلی کوئی انقلاب اس کی زندگی میں نہیں آیا آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ وہی تراویح جیسے ایک رسمی بیگار بنا رکھا ہے۔ ایسی عبادت جس میں روح نہیں ہے۔ ایسے ہی لوگوں کی بابت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے سمجھے عبادت کرنے والا آدمی خراور اس کے گدھے و کولہو کے بیل کی مانند ہے۔

کلام مجید ایسے مقامات سے خالی نہیں ان تمام باتوں سے پڑھے جو سوز وگداز اور لطف و کیف پیدا کرتی ہے۔ اکثر آیات جب کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے زبان مبارک پر آئیں تو سرشاری ووجد کے عالم میں تمام رات دھرائی گئیں۔ اس حدیث میں ہے کہ نماز کے دوران جب آپ اس پر پہنچے۔

(اگر تو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر بخش دے تو تیری مہربانی ہے بیشک تو غالب ہے اور حکمت والا ہے) تو تمام رات اسی کو دہراتے رہے۔

عبداللہ بن شخیر اپنے والد محترم شخیر سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک دن

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ نماز پڑھ رہے تھے اور رونے کی وجہ سے آپ کے اندر سے ایسی آواز نکل رہی تھی جیسے کوئی ہانڈی ابل رہی ہو یا دیگ جوش مار رہا ہو۔ اسی طرح بہت سی آیتوں کے موجود ہوتے ہوئے بھی ان کیف سے محروم ہونے کی صرف ایک ہی وجہ ہے کہ حافظ صاحب کو کچھ یاد ہے جسے وہ سنانا چاہتا ہے اور مقتدی بھی بس سننا ہی چاہتے ہیں وہ جب سنا چکتے ہیں اور یہ سن چکتے ہیں۔ تو دونوں اسلام کی تعلیم سے کورے کورے نکلتے ہیں اور نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ تراویح سن کر نکل رہے ہیں ابھی مسجد کی سیڑھیوں پر ہی ہیں کہ لوگوں کی غیبت "جو کہ حرام ہے" شروع ہو گئی اور اگر تعریف بھی کی کہ اس بات کی کہ فلاں مسجد میں تو ایک پارہ ۹ بجے تک ہوتا ہے اور ہمارے یہاں تو تین پارے پونے ۹ تک ہو چکتے ہیں۔ اجی حافظ کیا ہیں طوفان میل ہیں۔ بھلا ان سے کون بڑھ سکتا ہے۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ کس نے کیا پڑھا اور کس نے الفاظ کے الفاظ کاٹ ڈالے۔

تعجب ان لوگوں اور ان کی ذہنیت پر نہیں ماتم ہے علمار کے اس سکوت پر جس نے صدیوں سے سنے اور ان کے خلاف کبھی ایک لفظ بھی نہیں نکالا، تعلیم پر اگر غور کیجئے تو ذمہ داری کے احساس کو قرآن سے زیادہ کسی کتاب نے اپنے قارئین کے ذہن نشین نہ کیا گیا کہیں کہا گیا ہے (تم کو وہی کچھ ملے گا، جس کی تم نے کوشش کی' کہیں یہ سنایا گیا ہے تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہو گی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہو گی وہ اس کو بھی دیکھ لے گا۔ اور کہیں یہ جتایا گیا ہے کہ اور کوئی شخص کسی کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور قیامت کے مناظر میں بھی یہی حقیقت سامنے لائی گئی (اس دن بھائی بھائی سے دور بھاگے گا اور ماں اپنے بیٹے سے اور شوہر اپنی بیوی باپ اپنے بیٹوں سے ہر شخص اس روز ایک فکر میں ہو گا۔ جو اسے مصروفیت کے لئے بس کرے گا۔ اور کتنے چہرے اس روز دمک رہے ہوں گے۔ خنداں و شاداں' یہ مومنان نیکوکار ہیں۔ اور چہرے ہوں گے جن پر گرد پڑ رہی ہو گی یہ خدا کے منکر اور بدکار ہیں۔ اور ایک اور جگہ تلاوت کا ذکر بیان کیا گیا ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا اے عبداللہ مجھے قرآن شریف سناؤ میں نے عرض کیا بھلا آپ مجھ سے کیا سنتے ہیں جب کہ آپ ہی پر تو قرآن اتارا گیا ہے۔ آپ نے جواباً فرمایا، مجھے دوسروں سے زیادہ پسند ہے تب میں نے سورہ نساء پڑھی اور جب (بھلا اس دن کیا حال ہوگا جب ہم تمام امت میں سے احوال بتانے والے کو بلائیں گے اور تم کو ان لوگوں کا حال بتانے کو گواہ طلب کرینگے) پر پہنچا تو آپ نے فرمایا مجھ سے "ٹھہر جاؤ" میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

شیخین کی اس حدیث سے غور و فکر کرنا پھر قلب پر اس کے اثرات مرتب ہونا مناظر قیامت سے لرز اٹھنا اور آنکھیں اشک ریز ہونا ثابت ہوتا ہے۔ مگر آج ہماری تلاوت ایسی ہے کہ شاید ہی کوئی ترجمہ و تفسیر کے ساتھ قرآن پڑھتا ہو اور شاید ہی کسی کی آنکھ سے آنسو نکلتے ہوں اور شاید ہی کسی کے جسم کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہوں اور شاید ہی کسی کے جسم پر کپکپی طاری ہوتی ہے۔

دوسری بات جو اس حدیث سے ثابت ہوتی ہے۔ کہ قرآن دوسروں سے سننا، ترجمہ و تفسیر کے ساتھ بہ نسبت خود تلاوت کرنے کے زیادہ موثر ذریعہ ہدایت و موجب نصیحت ہے اور یہ بات قرآن سے بھی ثابت ہوتی ہے۔

ترجمہ: "جو شخص دل رکھتا ہو یا دل سے متوجہ ہو کر قرآن سنتا ہو اس کے لئے اس میں نصیحت ہے۔" (قرآن کریم۔ سورہ ق آیت ۳۷)

غرض طرح طرح سے اعمال کی ذمہ داری کا احساس پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور صاف صاف بتا دیا گیا ہے کہ تم کو اپنے اعمال کے نتائج سے کسی حالت میں مفر نہیں لاپرواہیاں اور بد اعمالیاں انجام کار رنگ لا کر ہی رہتی ہیں۔ قرآن میں سب سے زیادہ اہم سابقہ امتوں کے واقعات دہرائے گئے ہیں۔ کہ انھیں ہم عبرت کی نگاہ سے دیکھیں کہ دنیا میں بدکردار اور بے پرواہ اقوام کا کیا حشر ہوا۔ قرآن میں جتنا زور دیا گیا ہے اور جتنی اسے مرکزی حیثیت دی گئی ہے اتنے ہی قارئین اور سامعین قرآن اس سے غیر مانوس اور ناآشنا دکھائی دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ قرآن کے ظاہری احترام کو اس درجہ پر پہنچا دیا کہ

وہ ایک ہمیشہ غور و فکر سے مطالعہ کی جانے والی کتاب سے محروم ہو کر رہ گئی ہے اس طرح قرآن کو سمجھ کر پڑھے جانے پر پابندیاں عائد کر دی گئیں۔ جس طرح برہمنوں نے وید پر قبضہ کر رکھا ہے کیوں کہ بقول ان کے وید اس کے پڑھنے اور جاننے کا کوئی اہل نہیں یہاں تک کہ کوئی اچھوت اس کو سن نہیں سکتا اور اگر سن لے تو اس کے کان میں سیسہ پگھلا کر ڈالدینے کا حکم ہے۔ ایسے ہی صوفی اور حضرت جی نے قرآن پر قبضہ کر کے مسلمانوں کو یہ وعظ سنایا کہ تم بس حرفوں کی تلاوت کرو اور جس سیاق میں حضور انورؐ نے ہر حرف پر دسؔ دسؔ نیکیوں کی جو بشارت دی ہے اس پر بڑی ہوشیاری سے پردہ ڈال دیا کہ قرآن مجید کلام الٰہی ہے۔ بڑی شان والا ہے۔ کوئی سمجھ نہیں سکتا خدا کے کلام کو صرف اللہ والے بزرگ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ لہٰذا جو کچھ ہم تم کو بتائیں سنائیں اسی پر عمل کرو اور صرف تلاوت کرو اور ہر ہر حرف پر دسؔ دسؔ نیکیاں حاصل کرو قرآن کے ترجمہ و تفسیر کے پیچھے مت پڑو یہ سب اللہ کے بھید و اسرار ہیں۔ تم کیا جانو۔

ہندوستان میں سب سے پہلے قرآن مجید کا ترجمہ فارسی زبان میں شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے کیا اور جب یہ ترجمہ منظر عام پر آیا تو شاہ صاحب کو قتل کرنے کے لئے پچاس آدمی چھرے ہاتھوں میں لے کر جامع مسجد دہلی کی سیڑھیوں پر آموجود ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارے علمار نے کہا ہے کہ شاہ ولی اللہ گردن زدنی ہے کیوں کہ اس نے قرآن مجید کا ترجمہ کر کے اللہ کے بھید و اسرار ظاہر کر دیئے ہیں مطلب یہ ہے کہ عوام کو قرآن کے معنی و مفہوم سے جاہل و بیگانہ رکھو اور انھیں بھیڑ بکری بنا کر اپنی خواہشات کی باڑھ میں قید رکھو الحاصل ہم نے قرآن کو اپنے ابا کی جاگیر سمجھ کر اس پر اپنا تسلط جمائے رکھا اور عوام کو اپنے طلسم کا شکار بنا کر جس طرح چاہا قرآن مجید کے اہم مطالب سے مسلمانوں کو بیگانہ رکھا۔ توحید کے عقائد و مسائل کو چھپایا شرک جیسی مہلک بیماری سے ان کو آگاہ نہ کیا نفاق جیسے خطرناک مرض سے انہیں متنبہ نہ کیا اور انہیں الوہیت اور ربوبیت کے مفہوم سے آشنا نہ کیا اور نہ انہیں طاغوت پرستی سے بچایا نہ قرآن کے تقاضے سنائے اور نہ ہی احبار و رہبان (علمار اور مشائخ کو اربابًا من دون اللہ بنانے سے روکا اور نہ ہی ان کو اقوالوں اور فعلوں سے

باطل اِلٰہ بنتے اور جھوٹے رب بننے سے بچایا، حالانکہ قرآن نے بنیادی طور پر ان باتوں کو خصوصیت سے بیان کیا ہے اور اس کی اہمیت پر بڑا زور دیا گیا مگر ہمارے علماء صرف تلاوت کی تلقین کر کے سستا نسخہ عام کر دیا جس میں نہ ہینگ لگے نہ پھٹکری جس میں نہ اتباع قرآن کی تلقین نہ تفکر کی اہمیت۔

اس "برہمینت" نے سرچشمہ" اور جینا" کی ساقی گری کے بجائے مسلمانوں کو خانہ ساز نبیذ پلائی اور انھیں سواد خانقاہی کے طواف اور رسمی ذکر و فکر میں مست رکھا اور رفتہ رفتہ مزاج خانقاہی میں پختہ کرا کے تسبیحاں ہاتھوں میں دے کر قرآن کو بے بصیرت کر دیا۔ مزاج خانقاہی پختہ مسلمان کا تعلق قرآن و حدیث سے محض رسمی رہ جاتا ہے اس کی عملی زندگی اس ڈگر پر چلتی ہے۔ جدھر خانقاہی مکتب فکر اسے چلایا ہو علامہ اقبال علیہ الرحمہ نے کتنی سچی بات کہی ہے ؎

توڑ ڈالیں جس کی تکبیریں طلسم شش جہات
ہو نہ روشن اس خدا اندیش کی تاریک رات

تم اسے بیگانہ رکھو عالم کردار سے
تا بساط زندگی میں اسکے سب مہرے ہوں مات

ہے وہی شعر تصوف اسکے حق میں خوب تر
جو چھپا دے اس کی آنکھوں سے تماشائے حیات

مست رکھو ذکر و فکر صبح گاہی میں اسے
پختہ تر کر دو مزاج خانقاہی میں اسے

مسلمانوں کا تعلق قرآن مجید سے بس اتنا رہ گیا ہے کہ خوشبو لگادی چوم لیا، ریشمی جزدانوں کو لپیٹ کر طاقوں میں سجا دیا قسم کھانے کے لئے ہاتھوں پر اٹھا لیا۔ گاہے گاہے حافظ یا مدرسہ کے ملاؤں کو بلا کر برکت کے لئے ختم کروا دیا۔ تبرک کے طور پر جلسوں اور محفلوں میں پڑھ لیا۔ اس رسمی، رواجی اور سطحی سلوک سے قرآن مسلمانوں سے نالاں رسوا اور فریادی ہے اور پیغمبر بھی قیامت کے روز کہیں گے کہ اے پروردگار عالم یعنی قوم نے اس قرآن

یہ سب کچھ صدیوں سے ایک سوچے سمجھے منصوبے اور گہری سازش کے تحت ہو رہا ہے. تاکہ مسلمان اسلام کو صرف طہارت غسل اور نماز و روزہ اور تسبیح ہی کے ذریعہ سمجھیں اور قرآن کے نظریہ خلافت سے وہ بے بہرہ ہی رہیں اور قرآن کے علم و عمل اور زمین پر اس کی ہدایات و احکام کو عام کرنا نیکی کو پھیلانا اور بدی کو روکنا زندگی کو ایک بلند مقصد اور عالی نصب العین بنا لینا چاہیئے اس میں مسلمانوں کی دنیا اور آخرت کی فلاح و کامیابی ہے۔

ایک دفعہ عہد وکٹوریا کے وزیر اعظم گلیسڈ اسٹین جو انگلینڈ کی پارلیمنٹ کے ہاؤس آف کامنس کے لیڈر بھی تھے قرآن مجید کے جلد کو غصہ سے ٹیبل پر پٹکتے ہوئے کہا تھا کہ یہ کتاب مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے ہم ان پر حکومت نہیں کر سکتے"۔

ہندوستان کے آزادی کی جدوجہد میں مسلمانوں کی کوششوں اور قربانیوں کا بھی اس رپورٹ سے جائزہ لیا جا سکتا ہے. ۱۸۶۹ء میں انگریزوں نے ایک کمیشن نے ایک کمیشن بھیجا تھا تاکہ وہ انگریزوں کے خلاف خاص کر مسلمانوں کا مزاج معلوم کرے نیز آئندہ کے لئے ہندوستانی مسلمانوں کو منتشر کرنے کی تجاویز مرتب کرے اس کمیشن نے ایک سال ہندوستان میں رہ کر مسلمانوں کے حالات معلوم کئے اور واپسی پر ۱۸۷۰ء میں لندن وہائٹ ہاؤس میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں کمیشن مذکور کے نمائندوں کے علاوہ ہندوستان میں متعین عیسائی مشینری کے پادری بھی اس کانفرنس میں خاص طور پر مدعو کئے گئے تھے. کمیشن نے نمائندوں اور پادریوں نے اپنی اپنی رپورٹیں پیش کیں اور کمیشن کے سربراہ سر ولیم ہنٹر کی رپورٹ یہ تھی۔

> مسلمانوں کا مذہبی عقیدہ یہ ہے کہ وہ کسی غیر ملکی حکومت کے زیر سایہ نہیں رہ سکتے ان کیلئے غیر ملکی حکومت کے خلاف جہاد کرنا ضروری ہے اس تصور سے مسلمانوں میں ایک جوش اور ولولہ ہے وہ جہاد کیلئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ ان کی کیفیت کسی بھی وقت انھیں غیر ملکی حکومت کے خلاف ابھار سکتی ہے۔

اور عیسائی مشنری کے پادری صاحبان کی رپورٹ بھی گہری سازش پر مبنی تھی ملاحظہ ہو۔

یہاں کے باشندوں کی ایک بہت بڑی اکثریت پیری مریدی کے رجحانات کی حامل ہے۔ اگر اس وقت ہم کسی ایسے غدار کو ڈھونڈنے میں کامیاب ہو جائیں جو نبوت کا دعویٰ کرنے کو تیار ہوئے تو اس کے حلقہء نبوت میں ہزاروں لوگ جوق در جوق شامل ہو جائیں گے۔ لیکن مسلمانوں میں اس قسم کے دعوے کے لئے کسی کو تیار کرنا بڑا مشکل کام ہے یہ مشکل کام اگر حل ہو جائے تو اس شخص کی نبوت کو حکومت کے زیر سایہ پروان چڑھایا جا سکتا ہے۔

ہم اس سے پہلے یہاں برصغیر کی تمام حکومتوں کو غدار تلاش کرنے کی حکمت عملی سے شکست دے چکے ہیں۔ لیکن وہ مرحلہ اور تھا کیوں کہ اس وقت فوجی نقطہء نظر سے غداروں کی تلاش کی گئی تھی۔ مگر اب جبکہ ہم برصغیر کے چپے چپے پہ حکمراں ہو چکے ہیں اور ہر طرف امن و امان بھی بحال ہو گیا ہے تو ان حالات میں ہمیں کسی ایسے منصوبے پر عمل کرنا چاہیئے جو یہاں کے باشندوں کے داخلی انتشار کا باعث ہو۔

(اقتباس مطبوعہ رپورٹ کانفرنس وہائٹ ہاؤس منعقدہ دی ارائیول آف برٹس ایمپائر آف انڈیا)

ان ہی دنوں جیسا کہ ہم نے ابھی کہا ہے کہ برطانوی وزیر اعظم انگلستان نے تقریر کے دوران قرآن کریم کو ہاتھ میں لے کر کہا: جب تک یہ کتاب مسلمانوں میں موجود ہے ہم اطمینان سے حکومت نہیں کر سکتے یہ فقرہ کہتے ہوئے وزیر اعظم برطانیہ نے کلام پاک کو زمین پر دے مارا اور اسی اجلاس میں لارڈ میکالے وزیر ہند نے کہا تھا اس ہاؤس میں میری تجویز یہ ہے۔

ہندوستان میں ایسی تعلیم رائج کی جائے کہ جس کے ذریعہ ہندوستانی لباس میں بول چال رہن سہن اور طرزِ تمدن میں انگریز معلوم ہونے

لگے چاہے وہ عیسائی بھی نہ ہو مگر زندگی کے ہر شعبہ میں انگریز دکھائی دے۔

اس طرح اشتراکیت کے علمبرداروں اور خاص طور سے سفارت خانے نے مسلمانوں کے اندر سرایت کرنے اور ان کے اندر طبقاتی کش مکش پیدا کرانے اور مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کی بھرپور کوشش کی۔ برصغیر ہند و پاک تو اب خاص نشانہ ہے۔ یہاں سویت یونین کتنا مہربان ہے وہ سب کو معلوم ہے۔ سرخ سوشلزم ایک طرف ایشیار کے آزاد مسلمانوں کو غلام بناتا اور دوسری طرف شرق اوسط کے مسلمان ملکوں کو اپنے زیر لانے کے لئے مختلف ہتھکنڈے استعمال کرتا رہا ہے۔

جس طرح ہندوستان کی جدوجہد آزادی میں اسلام نے استعماریت و سامراجیت اور صیہونیت کی مخالفت کی تھی اسی طرح آج بھی الجیریا ارٹیریا فلپائن اور فلسطین میں بھی اسلام نے استعماریت سامراجیت اور صہونیت کی مخالفت کی۔ ایران کا تازہ انقلاب اور شہنشاہیت کا زوال تو قرآنی جہاد کا زندہ معجزہ ہے۔ مگر ہمارے بھائیوں نے قرآن مجید سے جہاد کی آیات اور جدوجہد کی اسپرٹ عوام سے نکال دیں اور صرف نماز روزہ اور رسمی ذکر و تسبیح کی تلقین کرنے لگے۔ جو کتنی گہری سازش کا پتہ دیتی ہے جبکہ اسلامی ملکوں میں اسلام کی سامراجیت اشتراکیت و استعماریت کی مخالفت کی اس ظالم و جابر اقتدار حکومت کے خلاف آواز اٹھوائی اور اب افغانستان میں اسلام کا علم بلند ہو رہا ہے۔

آج ہم اس کا بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ باوجود منظم اور گہری سازشوں کے اسلام بحیثیت ایک مکمّل نظام حیات کے پھر سے بیدار ہو رہا ہے اور ہم اسلام کے حقیقی اور صحیح اصولوں کو سمجھ کر اور ان پر عمل پیرا ہو کر حق کی سربلندی کے لئے جدّوجہد کر سکتے ہیں۔ اور قرآن کے اس حکم وجاہد ہم بہ جہاداً کبیرا کے تحت اپنی کھوئی عزّت طاقت وقار کو دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں۔ قرآن ہمیں بشارت دے رہا ہے۔ جن لوگوں نے ہمارے راستے میں جدوجہد کی ہم ان پر ضرور اپنی راہیں کھول دیں گے۔

(سورۃ عنکبوت)

عزم وارادہ کی پختگی اور مقصد کی لگن مرد کے زیور ہیں۔ ملّت اسلامیہ کے ماحول پر اسی عزم وارادہ کی بدولت فتح پائی ہو۔ زندگی سے عزم و ارادے کی طاقت نکال دو صرف ڈھانچہ رہ جائے گا جو دیمک کے کام آسکتا ہے۔

قرآن مجید فرقان حمید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے یہ بندوں کی ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے یہ انسانی زندگی کا صحیح مزین دستورالعمل ہے یہ وہ آفتاب ہے جس کے طلوع ہوتے ہی دنیا سے ہر قسم کی تاریکیاں دور ہوگئیں اس قرآن میں وہ طاقت پوشیدہ ہے کہ جس نے پست کو بلند کیا اور گلہ بانوں کو دنیا کی حکمرانی بخشی۔ لہٰذا اس کا علم حاصل کرنا لازمی اور ضروری یہ اپنے سامنے زانوئے ادب تہ کرنے والوں کو ادب دینے والا بناتا ہے اور یہ اپنے حکموں پر چلنے والوں کو اپنا حاکم بناتا ہے اور زمین پر خلیفہ مقرر کرتا ہے۔

یہ اس قادر مطلق کا کلام ہے۔ جس کی قدرت کا ایک چھوٹا سا کرشمہ یہ ہے کہ مخلوق کے لئے جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے اسی قدر وہ عالم ہے جیسا کہ ہوا پانی اور آفتاب کی روشنی، پس قرآن جس کی ہدایت ورہنمائی کے بغیر انسان کو پیدا کرنا بیکار ہو جاتا ہے۔ کیوں نہ ان سب سے زیادہ عام اور سہل الحصول ہو (اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے۔ کوئی ہے کہ سوچے سمجھے) (سورہ قمر آیت ۴۰)

امت مسلمہ پر قیامت تک یہ فرض عائد کر دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آخری پیغام کو دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچائے اور احکامات وقوانین کو دنیا میں نافذ وجاری کرنے کی جدوجہد کرے ورنہ دنیا کی کوئی طاقت برائیوں کو دور کر کے حقیقی چین وامن حاصل نہیں کر سکتی پھر مسلمان خیرامت کے لقب سے نوازے گئے ہیں۔ تاکہ دنیا کی دوسری قوموں کو بھلائی کا حکم دیں۔ اس لئے اگر انھوں نے اس فرض کی ادائیگی سے منہ موڑا تو سمجھ لو کہ خدا کے رشتے کو توڑا اور دنیا و آخرت کی کامرانی و اقبال مندی کو چھوڑا۔

سید نعمان غنی دیوردی

قرآن کریم

پڑھئے، سمجھئے اور عمل کیجئے

قرآن مجید اللہ کی آخری افضل ترین کتاب ہے۔ غیر مسلم حضرات بھی عظمت کے قائل ہیں۔ چند مثال ملاحظہ کیجئے (۱) کارلائل لکھتا ہے کہ "قرآن کے احکام اس قدر عقل و حکمت کے مطابق واقع ہوئے ہیں کہ اگر انسان انھیں چشم بصیرت سے دیکھے تو وہ ایک پاکیزہ زندگی بسر کرسکتا ہے، شریعت اسلام اعلیٰ درجہ کے عقلی احکام کا مجموعہ ہے۔ میرے نزدیک قرآن کے تمام معانی میں سچّائی کا جوہر موجود ہے۔ یہ کتاب سب سے اوّل اور سب سے آخر جو خوبیاں ہوسکتی ہیں اپنے اندر رکھتی ہے بلکہ در اصل ہر قسم کی توصیف صرف اسی سے ہوسکتی ہے"۔ (۲) جان جان رلیک نے کہا ہے کہ "قرآن مجید نے ایک عظیم الشان تہذیب و تمدّن پیدا کیا ہے"۔ (۳) ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور نے لکھا ہے کہ "قرآن اخلاقی ہدایتوں اور دانائی کی باتوں سے بھرا ہوا ہے اور قرآن نے عالم انسانیت کی زبردست اصلاح کی ہے جن اشخاص نے اس کے مضامین پر غور کیا ہے وہ اس بات کو سمجھ سکتے ہیں کہ مکمل قانون حیات ہے۔ انسانی زندگی کی کوئی نئی شاخ لے لیجئے، ناممکن ہے کہ اس شعبہ میں اس کی تعلیم رہنمائی "نہ کرتی ہو" (۴) مسز سروجنی نائیڈو لکھتی ہیں کہ "قرآن شریف غیر مسلموں سے بے تعصبی اور رواداری سکھاتا ہے، اس کے اصول کی پیروی سے دنیا خوش حال ہوسکتی ہے"۔

ان مندرجہ بالا اقتباس کو پڑھنے کے بعد شاید آپ یہ سوال کریں یا آپ کے دل میں یہ خیال آئے کہ جب یہ لوگ قرآن مجید کی عظمت اور سچّائی کے معترف تھے تو پھر انھوں نے اس پر عمل کیوں نہیں کیا ــــ؟ اس سوال اور اس خیال کا جواب بہت آسان ہے۔ ہم خود غور کریں کہ ہم مسلمان قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں، اسے باعظمت اور مکمل قانون حیات سمجھتے اور مانتے ہیں مگر اس کے باوجود اس پر عمل نہیں کرتے، آخر کیوں؟ اس کا جواب ہر شخص کو خود دینا چاہیئے۔ ہم مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئے، بچپن سے قرآن مجید کی عظمت دل میں گھر کئے رہتی ہے، اس لئے تلاوت کرلیا کرتے ہیں، اس کو سمجھنے اور غور و فکر کی کوشش نہیں

کرتے۔ بلا شبہ صرف تلاوت بھی باعث اجر و ثواب ہے مگر نزول قرآن کا جو مقصد ہے وہ مقصد صرف تلاوت پورا نہیں کر سکتا اس کو یوں سمجھئے کہ ہم بازار سے چاول، دال، سبزی اور دیگر کھانے پکانے کی چیزیں خرید کے لے آئیں اور گھر میں رکھ لیں۔ اور اسے بار بار دیکھتے رہیں اور ہاتھوں سے چھوتے رہیں تو ان چیزوں کا جو مصرف ہے وہ پورا نہیں ہوگا اور ہم بھوکے کے بھوکے رہیں گے۔ صرف اشیائے خوراک گھر میں رکھ لینے سے ہمارا پیٹ نہیں بھرے گا۔ اسی طرح قرآن مجید کے نزول کا جو اصل مقصد ہے وہ صرف گھر میں رکھنے یا صرف تلاوت کرنے یا کسی کے مرنے پر قرآن خوانی سے پورا نہیں ہوگا۔ مقصد اسی وقت پورا ہوگا جب ہم اسے اپنی زبان میں پڑھیں، سمجھیں اور عمل کریں۔ بے عملی کی سب سے بڑی وجہ ترجمہ کے ساتھ نہ پڑھنا، غور و فکر نہ کرنا اور نہ سمجھنا ہے۔

ہمارا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ہمارے دینی مدارس میں جتنا اہتمام و انتظام اور افضلیت و اہمیت درس حدیث پر دیا جاتا ہے اس کا عشیر عشیر بھی درس قرآن پر نہیں دیا جاتا ہے۔ بلاشک درس حدیث کی اہمیت ہے۔ قرآن و حدیث لازم و ملزوم ہیں کیونکہ قرآن مجید کو بغیر حدیث کے سمجھا نہیں جا سکتا۔ ضرورت اس کی ہے کہ دینی مدارس میں درس قرآن کو اولیت دی جائے اور عوام بھی قرآن مجید کو معنی کے ساتھ پڑھیں سمجھیں اور اس پر عمل کریں۔ حضرت عثمانؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے افضل وہ شخص ہے جو قرآن کریم خود سیکھے اور دوسروں کو سکھائے (بخاری ترمذی) سیکھنے اور سکھانے میں اس کے لفظوں کی درستی اس کی تلاوت اس کے معنی و مفہوم کا سمجھنا اور اس پر عمل کرنا سب شامل ہے۔

تلاوت قرآن مجید کا حکم:

ہمارا قرآن مجید پر ایمان ہے کہ یہ اللہ کی کتاب ہے اور یہ بھی مانتے ہیں کہ یہ مکمل دستور حیات ہے، دستور حیات کو جاننے کے لئے پڑھنا ضروری ہے۔ سورہ العنکبوت میں ارشاد الٰہی ہے کہ "جو کتاب آپ صلعم پر وحی کی گئی ہے آپ صلعم اس کو پڑھا کیجئے اور نماز کی پابندی رکھئے۔" (آیت ۴۵) خطاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے مگر مخاطب تمام اہل ایمان ہیں۔ تلاوت قرآن اور نماز

سے مضبوط سیرت اور زبردست صلاحیت پیدا ہوتی ہے جن سے باطل اور برائیوں کا مقابلہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ تلاوت قرآن مجید سب کاموں کی روح اور اصل بنیاد ہے اور اسکے بعد دوسری چیز اقامت نماز ہے جس کو دوسرے تمام فرائض اور اعمال پر فوقیت اور برتری حاصل ہے تلاوت قرآن مجید اور نماز سے یہ طاقت اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جب کہ قرآن مجید کے محض الفاظ کی تلاوت پر اکتفا نہ کیا جائے بلکہ اس کی تعلیم کو ٹھیک ٹھیک سمجھا جائے، اسے اپنی روح میں جذب کر لیا جائے اور اس پر پورے طور پر عمل کیا جائے۔ نماز صرف حرکات جسم تک محدود نہ ہو بلکہ اخلاق و کردار کی قوت کا محرک بن جائے۔

جو شخص تلاوت کرتا ہے اور وہ تلاوت اگر اس کے حلق سے آگے جا کر دل تک نہیں پہنچتی تو وہ برائیوں کے مقابلے کی طاقت حاصل کرنے کے بجائے اپنے خود ایمان پر قائم رہنے کی طاقت بھی نہیں بخش سکتی۔ ایک گروہ کے متعلق فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ حضرت ابو سعید خدریؓ راوی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ قرآن حکیم پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر نکل جاتا ہے (بخاری) حقیقت یہ ہے کہ تلاوت کے بعد آدمی کا ذہن و فکر اور اخلاق و کردار میں کوئی تبدیلی نہ ہو بلکہ تلاوت کے بعد بھی وہ سب کچھ کرتا رہے جس سے قرآن مجید نے منع کیا ہے تو وہ تلاوت ہے ہی نہیں۔ حضرت صہیب رومی سے روایت ہے حضورؐ نے فرمایا قرآن پر ایمان نہیں لایا وہ شخص جس نے اس کے حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کر لیا (ترمذی)

قرآن مجید پر غور و فکر کی دعوت:

اللہ تعالیٰ سورۂ ص میں فرماتا ہے کہ "یہ برکت والی کتاب ہے جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے تاکہ یہ لوگ اس کی آیات پر غور کریں اور عقل و فکر رکھنے والے اس سے سبق لیں۔" (آیت ۲۹) یعنی قرآن مجید کے مطالعہ کے ذریعہ آیات پر غور و فکر کیا جائے، اسکو سمجھا جائے اور پھر اس پر عمل کیا جائے حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ ایک گھڑی آیات قدرت میں غور کرنا پوری رات عبادت سے بہتر اور زیادہ مفید ہے (ابن کثیر)

حضرت وہب بن منبہؒ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کثرت سے غور و فکر کرے گا تو حقیقت کو سمجھ لے گا اور جو سمجھ لے گا اس کو علم صحیح حاصل ہو گیا وہ ضرور عمل بھی کرے گا (ابن کثیر)

قرآن مجید پر عمل کرنے کا حکم :

قرآن مجید پڑھنے اور سمجھنے کے احکام پڑھ لیا اب عمل کرنے کا حکم بھی پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ سورۂ انعام میں فرماتا ہے کہ "یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے بھیجا ہے برکت والی ہے سو اسکی پیروی کرو اور ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔" (آیت ۱۵۵) پیروی یا عمل کرنے میں عقائد اور اعمال سب کا اتباع شامل ہے۔

حضرت طلحہ بن معروفؒ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے دریافت کیا کہ نبی کریمؐ نے وصیت فرمائی (بخاری) یعنی وصیت کرنے کا حکم قرآن میں ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اہل توریت کو توریت عطا فرمائی گئی تو انھوں نے اس کے مطابق عمل کیا۔ اہل انجیل کو انجیل عطا فرمائی گئی تو انھوں نے اس پر عمل کیا اور تمہیں قرآن مجید دیا گیا ہے تو تم اس کے مطابق عمل کرو (بخاری)

قرآن مجید پر عمل کرنے والوں کے اوصاف :

جو قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے، آیات پر غور و فکر کرتا ہے، اسے سمجھتا ہے اور اس پر ٹھیک ٹھیک عمل کرتا ہے تو اللہ کے نزدیک اس کا بڑا مقام ہے یہی نہیں بلکہ ان والدین کا بھی جو اپنی اولاد کو قرآن کی تعلیم دلاتے ہیں اور تعلیم کے بعد وہ اس پر عمل کرتے ہیں تو ان والدین کا بھی بڑا مرتبہ ہے۔ حضرت بریدہؓ سے روایت ہے حضور نے فرمایا جس نے قرآن مجید پڑھا اور اسکو سیکھا اور اس پر عمل کیا تو اس کے والدین کو قیامت کے دن نور کا تاج پہنایا جائے گا۔ جس کی چمک سورج کی طرح ہوگی اور اس کے والدین کو دو جوڑے ایسے پہنائے جائیں گے کہ پوری دنیا بھی ان کی قیمت نہیں بن سکتی۔ وہ پوچھیں گے کہ یہ ہمیں کس چیز کے بدلے پہنائے جا رہے ہیں۔؟ تو انھیں بتایا جائے گا کہ یہ تمہارے بچّے کے قرآن مجید پڑھنے کا انعام ہے (مسلم) اس سے اندازہ کیجئے کہ جب والدین کو اپنی اولاد کو قرآن مجید پڑھانے کا اور اس پر عمل کرنے کا یہ ثواب ہے تو اس کا کیا کچھ مرتبہ ہوگا!

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ راوی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صاحب ایمان

قرآن حکیم پڑھے اور اس کے مطابق عمل کرے تو اس کی مثال سنگترے جیسی ہے جس کا ذائقہ اچھا اور خوشبو بھی اچھی ہے۔ جو مومن قرآن مجید کی تلاوت نہ کرے لیکن اسکے مطابق عمل کرے گویا وہ کھجور کی طرح ہے جس کا ذائقہ اچھا لیکن خوشبو نہیں ہوتی۔ جو بد عمل قرآن حکیم پڑھتا ہے اس کی مثال گل ریحان جیسی ہے کہ اس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہے۔ اور جو بد عمل قرآن مجید نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن جیسی ہے جس کا ذائقہ کڑوا اور اس کی بو بھی کڑوی ہوتی ہے (بخاری) حضرت انسؓ راوی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں کچھ اللہ کے خاص گھر کے لوگ ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں۔؟ فرمایا وہ قرآن والے ہیں یہ اللہ کے گھر کے لوگ اور اس کے خاص (بندے) ہیں (احمد، نسائی، ابن ماجہ) قرآن والے وہ لوگ ہیں جو کسی نہ کسی طرح قرآن مجید سے وابستہ ہیں۔ اس کو پڑھتے ہیں، پڑھاتے ہیں، پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں، اس کے مضامین کو مختلف پیرایوں میں لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں اور عمل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ قرآن مجید سے متعلق جو بھی صورت ہو، وہ اللہ سے متعلق ہے اور یہ تعلق بندے کو اللہ سے اتنا قریب کر دیتا ہے جتنا دنیا میں کسی گھر کے خاص لوگ جو لوگ اللہ سے قریب ہو گئے ان پر اللہ کے انعام واکرام فضل وکرم اور رحمت و مغفرت کا تصور ہی باعث مسرت ہے۔

قرآن مجید پر عمل نہ کرنے کی سزا:

جو شخص قرآن مجید پر ایمان رکھے کہ یہ اللہ کی کتاب ہے اور اسے پڑھے اور اسے یہ معلوم ہو جائے کہ اللہ نے کیا ہدایات دی ہیں اس کے باوجود وہ ہدایات کی خلاف ورزی کرتا چلا جائے تو اس کا یہ جرم انتہائی سخت اور قابل گرفت ہے کیونکہ ہدایات سے واقف ہونے کے باوجود جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ وہ بڑا ہی سرکش، باغی، نافرمان اور مغرور ہے وہ لوگ جو قرآن مجید پڑھتے ہی نہیں یا صرف تلاوت کرتے ہیں اور معنی نہیں سمجھتے اور امر و نہی کی خلاف ورزی کرتے ہیں وہ عدالت الٰہیہ میں یہ کہہ کر چھوٹ نہیں سکتے کہ وہ تعلیمات اور ہدایات سے واقف ہی نہ تھے۔ آخرت میں ان کا کوئی عذر اور کوئی بہانہ کام نہ آئے گا۔ قرآن مجید پر عمل کرنے والوں اور عمل نہ کرنے والوں کے متعلق یہ

بشارت اور وعید ہے کہ حضرت عمرؓ روایت کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس کتاب (قرآن مجید) کے سبب سے کچھ لوگوں کو بلند کرے گا اور کچھ لوگوں کو گرا دیگا (مسلم) مراد یہ ہے کہ جو لوگ قرآن مجید کی تعلیمات اور ہدایات پر عمل کریں گے اللہ ان کا مرتبہ بلند کرے گا اور انھیں جنت میں داخل کرے گا۔ اس کے برعکس جو لوگ قرآن مجید کے احکام پر عمل نہیں کریں گے اللہ ان کو ایسا گرائے گا کہ جہنم میں ڈال دے گا۔

جو لوگ قرآن مجید پر عمل نہیں کرتے انھیں مرنے کے بعد ہی قیامت کے حساب ہونے تک یعنی عالم برزخ میں عذاب کا عمل شروع ہو جاتا ہے پھر حساب کتاب کے بعد جو سزا ہوگی وہ الگ ہے۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں جس میں انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خواب بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخص میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر ارض مقدسہ کی طرف لے گئے وہاں ایک شخص کے پاس پہنچے جو چت پڑا ہوا تھا اور ایک شخص ایک کے سر پر دستہ یا ایک بڑا پتھر لئے کھڑا تھا۔ جس سے اس کا سر پھوڑتا تھا۔ پتھر مارتے ہی لڑھک جاتا اور پتھر لینے کے لئے جاتا تو واپس آنے تک اس کا سر جڑا ہوتا جیسا کہ پہلے تھا پھر وہ پلٹ کر اسے مارتا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ وہ بولے یہ وہ شخص ہے جس کو اللہ نے قرآن کا علم عطا کیا تھا لیکن وہ اس سے بے پرواہ ہو کر رات کو سو رہا اور دن کو اس پر عمل نہ کیا۔ قیامت تک اس کے ساتھ ایسا ہی ہونا رہے گا (بخاری) اللھم طاعتك وطاعت رسولك وعملاً بكتابك۔ اے اللہ اپنی اطاعت اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور اپنی کتاب پر عمل کی مجھے توفیق عطا کر۔ آمین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کچھ آداب تلاوت سے متعلق

قرآن حکیم اس عظمت والے پروردگار کا کلام ہے جس کے ہاتھ میں تمام خوبیوں اور سعادتوں کے خزانے کی کنجیاں ہیں ہم خدائی دربار سے نیک بختی اور بھلائی کے حصول کی ہی خاطر تلاوت کرتے ہیں لہذا اس کے لئے کچھ آداب وشرائط کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱): تلاوت سے پہلے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم جسمانی وروحانی طہارت ونظافت حاصل کریں اور ساتھ ساتھ وہ مقام بھی پاک وصاف ہو جہاں تلاوت کا ہم ارادہ رکھتے ہیں۔

(۲): تلاوت سے پہلے اعوذ باللہ ضرور پڑھا جائے اور پڑھتے وقت یہ مفہوم ذہن میں رہے کہ ہم شیطان کے وسوسوں سے اور اس کے طرز عمل نافرمانی اور حکم عدولی سے بچنا چاہتے ہیں جس نے اپنے اور ہم سب کے رب کی نافرمانی کی۔ ہم ایسا نہ کریں گے ــــ بلکہ اس کے برخلاف اس کا ہر حکم مانیں گے۔

(۳): تلاوت اطمینان وسکون کے ساتھ کیجائے عجلت اور جلد بازی سے بچتے ہوئے ترتیل (ٹھہر ٹھہر) کا پورا لحاظ رکھا جائے ہر ہر حرف اور آیت کو الگ الگ کر کے پڑھا جائے۔

۴: خوش الحانی کیساتھ اس ڈھنگ سے تلاوت کیجائے کہ سننے والے اس کے اندر اپنے لئے کشش اور کھنچاؤ محسوس کریں۔

(۵): تجوید وقرأت کی بھی پوری رعایت برتی جائے۔

(۶): قرآن حکیم کی تلاوت اس کے روحانی پیغام کے حیثیت سے کیجائے ہر آیت پڑھنے کے بعد ترجمہ پر غور کریں کہ اس میں ہمارے لئے کونسا پیغام عمل ہے حضرت عبداللہ بن عباس فرمایا کرتے تھے کہ میں "القارعۃ" اور "القدر" جیسی چھوٹی چھوٹی سورتوں کو سوچ سمجھ کر پڑھنا اس سے زیادہ بہتر سمجھتا ہوں کہ البقرہ اور آل عمران جیسی بڑی صورتوں کو بلا سوچے سمجھے فرفر پڑھ جاؤں۔

(۷): یہ فیصلہ کر کے اس کی تلاوت شروع کریں کہ اس کے تمام احکامات ہمارے لئے واجب العمل

ہیں اور اور تمام بنی نوع انسان کی نجات اسی میں ہے لہذا آپ خود اور اپنے دوست احباب کو بھی قرآن کا مطلوب اور پسندیدہ انسان بنائیں گے ۔

(۸) : تلاوت کرتے وقت جب ان آیات پر پہونچیں جن میں خدا کے نیک بندوں کے لئے بشارت اور انعامات کا ذکر ہے تو ٹھہر جائیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان کا مستحق ٹھہرائے اور جب آپکا سامنا ان آیات سے ہو جن میں نافرمانوں کے لئے عذاب اور سزا کا ذکر ہے وہاں بھی ٹھہر جائیں اور دعا کریں کہ اللہ آپ کو عذاب وسزا سے بچائے ۔

(۹) : تلاوت اس وقت تک کیجئے جب تک طبیعت اس پر جمے اور جب سستی محسوس کریں تو دوسرے وقت کیلئے ٹال دیں ۔

(۱۰) : تلاوت کے بعد آپ اللہ سے اپنی نیک اور جائز دینی و دنیاوی تمناؤں کیلئے دعا کریں اور عام مسلمانوں کے لئے بھی کیونکہ تلاوت کے بعد دعا قبول ہوتی ہے ۔

(مسلمانوں سے اپیل)

مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہونے کے ناطے کہ قرآن حکیم اللہ کا کلام ہے اور اس میں ہمارے مشکل سے مشکل ترین مسائل کا حل موجود ہے وہ ایک مکمل دستور حیات ہے اور زندگی کے ہر موڑ پر مکمل رہنمائی کرتا ہے ۔ ہم اپیل کرتے ہیں ۔

(۱) قرآن کی تلاوت و ترجمہ و تفسیر پڑھنے کے لئے وقت مقرر کر لیں جس میں تمام اہل خانہ شریک ہوں

(۲) مساجد میں "قرآن فہمی" کو عام کرنے کیلئے کم از کم ہفتہ میں ایک مجلس ضرور قائم کی جائے ۔

(۳) مساجد میں درس قرآن کے انتظام کیلئے ایسے آدمی کی خدمات حاصل کی جائیں جو براہ راست قرآن کی زبان سمجھتا ہو ۔ درس قرآن سے متعلق سوالات قائم کئے جائیں ۔

(۴) مدارس اور مکاتب میں زیر تعلیم چھوٹے چھوٹے بچوں کا بھی یہ ذہن بنایا جائے کہ یہ قرآن سمجھنے اور اس پر عمل کرنے والی کتاب ہے قرآن پاک کو سمجھ کر پڑھنے سے بیسوں گنا زیادہ ثواب بھی ہے ۔

(۵) ناظرہ کے ساتھ ترجمہ و تفسیر پڑھنے کی ترغیب دی جائے تاکہ قرآن پاک کو سمجھ کر پڑھنا ضروری خیال کیا جائے ۔

جو قوم خدا کی کتاب رکھتی ہو اور پھر ذلیل و خوار اور محکوم و مغلوب ہو تو سمجھ لیجئے کہ وہ ضرور کتاب الٰہی پر ظلم کر رہی ہے اور اس پر یہ وبال اسی ظلم کا ہے خدا کے اس غضب سے نجات پانے کی اس کے سوا کوئی صورت نہیں کہ اس کی کتاب کے ساتھ ظلم کرنا چھوڑ دیا جائے اور اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کی جائے اگر آپ اس گناہ عظیم سے باز نہ آئیں گے تو آپ کی حالت ہرگز نہ بدلے گی۔ خواہ آپ گاؤں گاؤں کالج کھول دیں اور آپ کا بچہ بچہ گریجویٹ ہو جائے اور آپ یہودیوں کی طرح سود خوری کر کے کروڑ پتی ہی کیوں نہ بن جائیں!

سید ابوالاعلیٰ مودودی